السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ کنجیاں رزق مخلوقات کی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تفویض کر دی ہیں جس کو جتنا چاہیں دیں عمرو اس کے خلاف ہے وہ کہتا ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کسی کو ایک ذرا بھر اختیار نہیں دیا سب کچھ اللہ واحد لاشریک لہ کے قبضہ میں ہے جس کو چاہے دے نہ چاہئے نہ دے ان دونوں میں کون سچا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رزق مخلوقات کی کنجیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہونے کی یوں بات ہے کہ اس امر میں زید کا قول بالکل غلط ہے، زید مذکور نے یا قرآن وحدیث کو دیکھا سنا نہ ہوگا یا جان بوجھ کر ہٹ دھرمی کرتا ہے قرآن حدیث نے تو بڑے زور سے اس بات کی تردید کر دی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود کے پہلے رکوع میں :

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

''یعنی کوئی نہیں چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے روزی اس کی۔''

یعنی چلتا پھرتا جیتا جاگتا جو کوئی ہے سب کو اللہ ہی رزق دیتا ہے اور سورہ فاطر کے پہلے رکوع میں ہے :

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ

''یعنی کوئی بتانے والا اللہ کے سوائے جو روزی دیتا ہے تم کو آسمان زمین سے۔''

اور سورہ شوریٰ رکوع دوم میں ہے :

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

''یعنی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی پھیلا دیتا ہے روزی واسطے جس کے چاہے اور ماپ دیتا ہے وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔''

مطلب یہ ہوا کہ یہ تو رزق کی کنجیاں کسی اور کے ہاتھ میں ہیں اور نہ کسی کو یہ خبر ہے کہ کس کو روزی زیادہ ملنی چاہئے اور کس کو کم اور سورہ ذاریات کے تیسرے رکوع میں ہے :

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

''یعنی اللہ جو ہے وہی ہے روزی دینے والا۔ آور مضبوط۔''

اور سورہ ذاریات کے پہلے رکوع میں ہے :

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ

''یعنی اور آسمان میں ہے روزی تمہاری۔''

یعنی رزق کا خزانچی اور کفیل اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے سب کی روزی آسمان سے اللہ تعالیٰ اتارتا ہے اور مشکوٰۃ، باب الاستغفار میں مسلم کی روایت سے آیا ہے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں :

((یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عاد الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم))

''یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہنا دوں، پس تم مجھ سے کپڑا مانگو میں تم کو کپڑا دوں گا۔''

پس قرآن وحدیث میں صاف صاف بیان ہوگیا کہ روزی رزق کی کنجیاں محض اللہ پاک کے ہاتھ میں ہیں اس میں ذرہ برابر کسی دوسرے کا دخل یا تعلق نہیں ہے اور جو صفات ایسے ہیں جو اللہ پاک کے واسطے خاص ہیں ان میں کسی کا

دخل یا تعلق سمجھنا شرک ہے ایسے عقیدے سے بہت بچنا چاہیے۔

(حررہ حمید اللہ، سید محمد نذیر حسین دہلوی فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص ۵)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 288

محدث فتویٰ